توحید اور خداشناسی

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

مقدمہ ۱۱

۱۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ بیان فرمائیں کہ کیا سارے ادیان و مذاہب اور مکاتب فکر ایک تصور کائنات پرمبنی ہوتے ہیں؟ ۱٤

۲۔ حکما نے حکمت کی کتنی قسمیں کی ہیں؟ ۱٤

۳۔ تصور کائنات کا کیا مطلب ہے اور کیا یہ سارے جانداروں کے درمیان مشترک ہے؟ ۱٤

٤۔ تصور کائنات کو کتنے سرچشموں سے حاصل کیا جاسکتا ہے؟ ۱٥

٥۔ سائنس کس چیز پر منحصر ہے؟ ۱٥

٦۔تجربہ پر منحصر ہونے کی وجہ سے سائنس کے امتیازات اور نقائص کیا ہیں؟ ۱٥

۷۔ سائنس کا دائرہ عمل کیوں محدود ہے؟ ۱٦

۸۔ سائنس کو کس چیز سے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟ ۱٦

۹۔ سائنس کی نگاہ میں کائنات کا کیا تصور ہے؟ ۱٦

۱۰۔ سائنس کے سلسلہ میں نظری اعتبار سے کچھ بیان فرمائیے؟ ۱۷

۱۱۔ سائنسی تصور کائنات کی اہمیت عملی ہے یا نظری؟ ۱۷

۱۲۔ سائنسی اور فلسفی تصور کائنات کا مقدمہ کیا ہے؟ ۱۸

۱۳۔ اس کائنات کے مقابلہ میں انسان کے ردعمل پر فلسفی تصور کائنات کس حد تک موثر ہوتی ہے؟ ۱۸

۱٤۔ کیا سائنسفی اور فلسفی تصور کائنات دونوں کی حدود ایک ہی ہیں؟ ۱۹

۱۵۔ کیا اسلامی تصور کائنات کو فلسفی تصور کائنات کا درجہ دیا جاسکتا ہے؟ ۱۹

۱٦۔ مذہبی تصور کائنات کا ایک امتیاز بیان فرمائیے۔ ۱۹

۱۷۔تصور کائنات کس طرح کسی آئیڈیالوجی کی بنیاد بن سکتا ہے؟ ۲۰

۱۸۔ تصور کائنات کے منطقی ہونے کے سلسلہ میں کچھ بیان فرمائیے ۲۰

۱۹۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ لوگ اپنے مکتب فکر کے اہداف کی خاطر اپنی جان کی قربانی دیدیں؟ ۲۰

۲۰۔توحیدی تصور کائنات کا کیا مطلب ہے؟ ۲۱

۲۱۔ کائنات کس نظام کے تحت چلائی جا رہی ہے؟ ۲۱

۲۲۔ توحیدی تصور کائنات کی پشت پناہی کس چیز سے ہوتی ہے؟ ۲۱

۲۳۔ کون سی تصور کائنات انسانی زندگی کے پیکر میں روح پھونک دیتی ہے؟ ۲۲

۲٤۔ کس تصور کائنات کی بنیاد پر انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے؟ ۲۲

۲٥۔ کیا اسلامی تصور کائنات توحیدی تصور کائنات ہے؟ ۲۲

۲٦۔ توحیدی تصور کائنات کے نقطۂ نظر سے اس کائنات کی کس طرح حفاظت ہورہی ہے؟ ۲۳

۲۷۔ کائنات میں خدائی ارادہ و مشیت کس طرح حکمفرما ہے؟ ۲۳

۲۸۔ کیا قضا و قدر پوری کائنات پر حکمفرما ہے؟ ۲٤

۲۹۔ مسلمان ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟ ۲٤

۳۰۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے وہ انسان کیسا ہے جو حقیقت کی تلاش میں ہو لیکن اس تک نہ پہنچ سکے؟ ۲٥

۳۱۔کیا حقیقت پسندی کا تعلق کسی خاص زمان و مکان سے ہے؟ ۲٥

۳۲۔ کون چیزیں حقیقت سے دور ہونے کا سبب بنتی ہیں؟ ۲٥

۳۳۔کیا انسان پیدائش کے وقت سے ہی حقیقت کی تلاش میں ہوتا ہے؟ ۲٦

۳٤۔ کیا انسان محدود ہے؟ ۲٦

۳٥۔ مخلوقات متغیر ہیں یا ثابت و پائدار؟ ۲٦

۳٦۔ کیا ساری مخلوقات (کسی سے) وابستہ ہیں؟ ۲۷

۳۷۔ ساری مخلوقات بے نیاز ہیں یا محتاج؟ ۲۷

۳۸۔ قرآن کریم نے خداوند عالم کو کن صفات کے ذریعہ پہچنوایا ہے؟ ۲۷

۳۹۔ قرآن کریم نے محسوس موجودات کو کیاکہا ہے؟ ۲۸

٤۰۔ خدا کے صفات کمال کے سلسلہ میں کچھ بیان فرمائیے۔ ۲۸

٤۱۔ صفات سلبیہ کی وضاحت فرمائیں ۲۸

٤۲۔ کیاخداوندمتعال کے لئے کوئی شریک فرض کیا جاسکتا ہے؟ ۲۹

٤۳۔ کیا خداوندعالم کا وجود محدود ہوسکتا ہے؟ ۲۹

٤٤۔ کیا خداوندعالم کے لطف و کرم کے آثار ساری مخلوقات میں موجود ہیں؟ ۲۹

٤۵۔خداوندعالم کی شناخت کو کس طرح"عبادت" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے؟ ۳۰

٤٦۔ عبادت کس طرح خدا سےکس طرح کا رابطہ برقرار کرتی ہے؟ ۳۰

٤۷۔ عبادت کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۳۰

٤۸۔انسان کے اعمال کی کتنی قسمیں ہیں اور کیوں ہمارے بعض اعمال کا کوئی خاص مقصد نہیں ہوتا ہے؟ ۳۱

۴۹۔ کمال مطلق اور علم و قدرت مطلق کے کیا معنی ہیں؟ ۳۱

۵۰۔انسان سب سے پہلے خداوندعالم کی کس صفت کی شناخت حاصل کرتا ہے؟ ۳۲

۵۱۔ توحید کے واقعی معنی کیا ہیں؟ ۳۲

۵۲۔ خالق کا مخلوق کے ساتھ کس طرح کا رابطہ ہے؟ ۳۲

۵۳۔ توحید صفاتی کے متعلق وضاحت فرمائیں۔ ۳۳

۵۴۔ معصومین علیہم السلام نے توحید صفاتی کو کس طرح بیان فرمایا ہے؟ ۳۳

۵۵۔ توحید افعالی کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔ ۳۴

۵۶۔ توحید نظری اور عملی میں کیا فرق ہے؟ ۳۴

۵۷۔کیا توحید نظری توحید عملی کی بنیاد بن سکتی ہے؟ ۳۴

۵۸۔ انسان کی انسانیت کس چیز سے وابستہ ہے؟ ۳۵

۵۹۔ اسلامی نقطۂ نظر سے انسانیت کا مقصد و غایت کیا ہے؟ ۳۵

۶۰۔ عبادت کا سب سے واضح مرحلہ کیا ہے؟ ۳۵

۶۱۔ توحید عملی یا توحید عبادی کے کیا معنی ہیں؟ ۳۶

٦٢۔ حضرت علی نے حکومت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعداپنے دستورالعمل میں کس کام کو سرفہرست قرار دیا؟ ٣٦

٦٣۔ کیا حضرت علی صرف باطن کی اصلاح کرتے تھے؟ ٣٦

٦٤۔ کیا بیجا امتیازات اورتنوع کے درمیان فرق ہے؟ ٣٧

٦٥۔ کیا اسلامی معاشرے میں بیجاامتیازات کا کوئی مطلب ہے؟ ٣٧

٦٦۔مساوات اور امتیازات کے سلسلہ میں اسلام کا نقطۂ نظر بیان فرمائیے۔ ٣٧

٦٧۔ بیجا امتیازات والے معاشرے اور فطری معاشرہ میں کیا فرق ہے؟ ٣٨

٦٨۔ مشرکانہ نظام اور توحیدی نظام میں انسان کا سفر حیات کس طرح طے ہوتا ہے؟ ٣٨

٦٩۔ کیا شرک کے بھی مدارج ہیں اور توحیدی مدارج سے انکا موازنہ کرنے پر کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟ ٣٨

٧٠۔شرک ذاتی کے سلسلہ میں اسلام کا نظریہ بیان فرمائیے۔ ٣٩

٧١۔ شرک در صفات کی وضاحت کیجئے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ یہ کن لوگوں سے مخصوص ہے؟ ٣٩

٧٢۔ نفس پرستی اور منصب پرستی کے متعلق اسلام کا کیا نظریہ ہے؟ ٤٠

۷۳۔ کیا مخلوق کے وجود کا یقین عقیدۂ توحید کی تکمیل کرتا ہے؟ ٤۰
۷٤۔ توحید اور شرک کے درمیان حد فاصل کیا ہے؟ ٤۰
۷۵۔ انبیاء و اولیائے الٰہی کس طرح کے افراد ہیں؟ ٤۱
۷٦۔کیا خداشناسی انسان کی شخصیت پر اثرانداز ہوتی ہے؟ ٤۱
۷۷۔کیا خداشناسی کی تاثیر سب لوگوں میں یکساں ہے؟ ٤۲
۷۸۔ ایک حقیقی عبادت گذار کے لئے عبادت کا کیا مطلب ہے؟ ٤۲
۷۹۔ کون سی عبادت انسان کی روح کی تربیت کرتی ہے؟ ٤۲
۸۰۔اسلام کی نگاہ میں خدائی راہ کہاں سے ہوکر گذرتی ہے؟ ٤۳
۸۱۔کوئی بھی کام خدا کے نام سے شروع کرنے کی کیا وجہ ہے؟ ٤۳
۸۲۔ عرفا ماسوی کو کیا کہتے ہیں؟ ٤۳
۸۳۔توحیدی تصور کائنات کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔ ٤۳
۸٤۔ غیب کا کیا مطلب ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟ ٤٤
۸۵۔ خدائی حکمت کا کیا مطلب ہے؟ ٤٤
۸٦۔حکمت خداوندعالم کا تقاضا کیا ہے؟ ٤٤

۸۷۔ نظام کائنات کے عادلانہ ہونے کے سلسلہ میں آپ اپنا نظریہ بیان فرمائیے۔ ٤٥

۸۸۔کیوں خداوندعالم واجب الوجود علی الاطلاق ہے؟ ٤٥

۸۹۔حکمت خدا کی کیا ذمہ داری ہے اور کیا یہ انسان کو کمال تک پہنچانے کا سبب بنتی ہے؟ ٤٥

۹۰۔کیسا خدائی فیض پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے؟ ٤٦

۹۱۔خداوندعالم کو " واجب من جمیع الجہات" (ہراعتبار سے واجب الوجود) کیوں کہا جاتا ہے؟ ٤٦

۹۲۔شر اور برائیاں کس جنس سے ہیں؟ ٤٦

۹۳۔ کیا عدم مقدمہ وجود بن سکتا ہے؟ ٤٧

۹٤۔ عالم وجود میں کون سا نظام حکمفرما ہے؟ ٤٧

۹۵۔عدل الٰہی کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے ٤٧

۹٦۔عدل خدائی اصول ہے یا انسانی؟ ٤٨

۹۷۔عقیدۂ وحی و نبوت کس بصیرت اور نقطۂ نظر کا نتیجہ ہے؟ ٤٨

۹۸۔کیا کائنات میں ساری مخلوقات ثابت (ایک حالت میں) ہیں؟ ٤٩

۹۹۔وحی کا بلندترین مرتبہ کون سا ہے؟ ٤٩

۱۰۰۔پیغمبر کس طرح کے افراد ہیں اور پیکر انسانی میں انکا کیا مقام ہے؟ ٤۹

۱۰۱۔وحی کی حامل شخصیت پر وحی الہی کا کیا اثر ہوتا ہے؟ ٥۰

۱۰۲۔پیغمبروں میں موجود غیرمعمولی قوت کس چیز کی علامت ہے؟ ٥۰

۱۰۳۔قرآن کریم پیغمبروں کے غیرمعمولی کاموں کو کس نام سے یاد کرتا ہے؟ ٥۰

۱۰٤۔عصمت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔ ٥۱

۱۰٥۔کیا انسان اپنے مفادات کی خاطر اپنے کاموں کا انتخاب کرتا ہے؟ ٥۱

۱۰٦۔ایمان اور گناہ کے آپسی تعلق کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔ ٥۱

۱۰۷۔گناہ سے پرہیز کی بنیاد کیا ہے؟ کیا تقوی انسان کو گناہ سے دور کرنے کا سبب بن سکتا ہے؟ ٥۲

۱۰۸۔اگر کسی شخص میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہ پائی جاتی ہو تو کیا اسکا گناہ نہ کرنا اسکے لئے کمال شمار کیا جائیگا؟ ٥۲

۱۰۹۔کس طرح کے افراد نابغہ شمار کئے جاتے ہیں؟ ٥۳

۱۱۰۔پیغمبروں کو نابغہ افراد میں کیوں نہیں شمار کیا جاسکتا؟ ٥۳

مقدمہ

خداشناسی وہ مسئلہ ہے جسکے سلسلہ میں متعدد جگہوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ البتہ خداشناسی ایک فطری چیز ہے۔

شاید توحید کی سب سے آسان دلیل موجودات کے درمیان پایا جانے والا نظم و ضبط ہے ۔ یہی نظم و ضبط اس بات کا سبب بنتا ہے کہ انسان غور و فکر کرے اور اس کے ناظم کو پہچانے۔ تھوڑا بہت غور و فکرکرکے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ اس دنیا میں موجود ہر چیز میں نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔ امام صادق فرماتے ہیں:

:"انسان کی ہر سانس میں ہزاروں نعمتیں موجود ہیں۔ تم اس وقت سانس لے سکتے ہو جب درخت اپنی ذمہ داری صحیح طریقہ سےانجام دیں اور سمندروں کا پانی صاف ہو "

عالم خلقت اس طرح بنا ہواہے کہ اگر کوئی نظم و ضبط کے اصولوں کی رعایت کرےتو کبھی کسی مشکل کا سامنا نہیں کرے گا۔

قرآن کریم نے مختلف نشانیوں کی جانب اشارہ کیا ہے۔ یہ نشانیاں ہمیں خداوندعالم کی جانب متوجہ کرتی ہیں۔ خداوندعالم نے انسان کے اختیار میں بہت سی نعمتیں دی ہیں ۔ خداوندعالم کو پہچاننے کی بہت سی نشانیاں ہیں جن میں

سے ایک پیغمبران خدا ہیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں:

"اگر کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اسے بھی پیغمبر بھیجنا چاہئیں اور اپنے آثار قدرت ہمیں دکھاناچاہئے" (نہج البلاغہ، خط ۲۱)

خداوندعالم ازلی اور ابدی قدرت کا مالک ہے اور اس کے لئے کسی بھی طرح کی محدودیت کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

توحید ذاتی یعنی خدا کا کوئی مثل و نظیر اور شریک نہیں ہے۔

توحید صفاتی یعنی خدا کی صفات عین ذات ہیں۔

توحید عبادی یعنی خدا کے علاوہ کوئی اور لائق عبادت نہیں ہے۔

توحید افعالی یعنی تمام امور خدا کے حکم سے انجام پاتے ہیں۔

حضرت علی فرماتے ہیں:

"خدا کو خدا کے ذریعہ پہچانو ، رسول کو رسالت کے ذریعہ اور اولی الامر کو امر بہ معروف اور عدل و نیکی کے ذریعہ پہچانو "(اصول کافی، ج۱ ، ص۸۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی معرفت اسی کے ذات کے ذریعہ ممکن ہے۔ وہ خدا جس نے ساری چیزوں کو خلق کیا ہے اور کوئی بھی اسکا مثل و نظیر لانے کے قابل نہیں ہے ۔

وہ خدا جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اگر اسکا شریک ہوتا تو دنیا تباہ و بربادہوجاتی۔

ہم سب چاہتے ہیں کہ کمال و کامیابی تک پہنچیں اور یہ صرف خداکی معرفت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

آپکے ہاتھوں میں موجود کتاب توحید اور خداشناسی کے سلسلہ میں ہے جسکے مضامین کو شہید مطہری سے سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے جواب آیت اللہ مطہری کی کتاب "مقدمہ ای بر جہان بینی اسلامی" سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ بیان فرمائیں کہ کیا سارے ادیان و مذاہب اور مکاتب فکر ایک تصور کائنات پرمبنی ہوتے ہیں؟

تمام ادیان و مذاہب اور مکاتب فکر کسی نہ کسی تصور کائنات پر مبنی ہوتے ہیں۔ کوئی بھی مکتب فکر جن اہداف کو پیش کرتا ہے اور ان اہداف تک رسائی کے لئے جن راہوں کی نشاندہی کرتا ہے، احکام بیان کرتا ہے، امر و نہی کرتا ہے اور ذمہ داریاں حوالے کرتا ہے ؛ یہ سب اس تصور کائنات کے لازمی نتائج ہیں جسے اس نے پیش کیا ہے۔

۲۔ حکما نے حکمت کی کتنی قسمیں کی ہیں؟

حکما حکمت کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: حکمت عملی اور حکمت نظری۔ "حکمت نظری" یعنی اس کائنات کو اسی طرح درک کرنا جیسی یہ ہے اور "حکمت عملی" یعنی ایسا طرز زندگی اپناناجو ضروری ہے۔ یہ احکام اور امر و نہی اسی آفاقی حقیقت کا منطقی نتیجہ ہیں۔ بالخصوص وہ حقائق جنہیں بیان کرنے کی ذمہ داری فلسفۂ اولی اور حکمت مابعدالطبیعہ (Metaphysics) کی ہے۔

۳۔ تصور کائنات کا کیا مطلب ہے اور کیا یہ سارے جانداروں کے درمیان مشترک ہے؟

تصور کائنات کا مطلب جہان شناسی اور کائنات کو پہچاننا ہے۔ اسکا تعلق شناخت سے ہے۔ شناخت احساس کے برخلاف انسانوں کی خصوصیت ہے جبکہ احساس انسان اور سارے جانداروں کے درمیان مشترک ہے۔ لہذا جہان شناسی بھی انسان سے مخصوص ہے اور اسکا تعلق اسکی عقل و فکر سے ہے۔

٤. تصور کائنات کو کتنے سرچشموں سے حاصل کیا جاسکتا ہے؟

تصور کائنات یا جہان شناسی یا بالفاظ دیگر کائنات کے متعلق انسان کے نظریات تین طرح کے ہیں یعنی انہیں تین ذرائع سے حاصل کیا جاسکتا ہے:" سائنس ، فلسفہ، دین

لہذا تصور کائنات تین طرح کا ہے: سائنسی، فلسفی اور مذہبی

٥. سائنس کس چیز پر منحصر ہے؟

سائنس دو چیزوں پر منحصر ہے:مفروضہ اور تجربہ۔ سائنسداں اپنے ذہن میں کسی موجود کو کشف کرنے اور اسکی تفسیر کرنے کے لئے ایک مفروضہ بناتا ہے اور پھر تجربہ گاہ میں اس پر تجربہ کرتا ہے۔ اگر تجربہ نے اسکی تائید کردی تو اسے ایک علمی اصول کے طور پر مان لیا جاتا ہے اور جب تک کوئی دوسرا جامع مفروضہ جسے تجربہ اس سے بہتر نہ ثابت کردے وہ علمی اصول اپنی جگہ قائم اور معتبر رہتا ہے اور جیسے ہی کوئی اس سے بہتر مفروضہ سامنے آتا ہے تو یہ اسکے لئے جگہ خالی کردیتا ہے۔

٦.تجربہ پر منحصر ہونے کی وجہ سے سائنس کے امتیازات اور نقائص کیا ہیں؟

سائنس چونکہ تجربہ پر مبنی اور منحصر ہے اس لئے اسکے کچھ امتیازات ہیں اور کچھ نقائص۔ سائنسی کشفیات کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ یہ جزئی اور معین ہوتے ہیں۔ سائنس کسی چھوٹی سے چھوٹی موجود کے بارے میں انسان کو ہزاروں قسم کی اطلاعات دے سکتی ہے۔ پیڑ کے ایک

پتے سے مکمل کتاب معرفت آمادہ کرسکتی ہے۔ اسکا دوسرا امتیاز یہ ہے کہ چونکہ یہ انسان کو ہر مخلوق کے مخصوص قوانین بتاتی ہے اس لئے اس کو استعمال کرنے اور اس پر کنٹرول حاصل کرنے کا طریقہ بھی بیان کرتی ہے ۔ اس طرح اس سے صنعت اور ٹکنک وجود میں آتی ہے۔

۷۔ سائنس کا دائرہ عمل کیوں محدود ہے؟

جزئی ، دقیق اور معین ہونے کے باوجود سائنس کا دائرہ محدود ہے۔ کس چیز میں محدود ہے؟ تجربہ میں۔ یہ صرف اسی جگہ کارآمد ہوسکتی ہے جہاں تجربہ ممکن ہو۔

۸۔ سائنس کو کس چیز سے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟

سائنس ظلمت شب میں ایک روشنی دینے والی چیز کی مانند ہے جو ایک خاص جگہ کو منور کردیتی ہے لیکن اس روشن جگہ کے آگے کچھ بھی بتانے سے قاصر ہے۔

۹۔ سائنس کی نگاہ میں کائنات کا کیا تصور ہے؟

سائنس کی نگاہ میں کائنات ایک ایسی پرانی کتاب ہے جسکے پہلے اور آخری صفہ کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے سائنسی تصور کائنات کے ذریعہ جزء کی شناخت ہوتی ہے نہ کہ کل کی ۔ سائنس ہم کو اس کائنات کے بعض اجزاء سے آشنا کرتی ہے ۔اس کائنات کی مکمل شخصیت اور شکل کو شمائل کو ہمارے سامنے نہیں پیش کرتی ہے۔

۱۰۔ سائنس کے سلسلہ میں نظری اعتبار سے کچھ بیان فرمائیے؟

کسی آئیڈیالوجی کی بنیاد بننے کے اعتبار سے سائنسی تصور کائنات کا دوسرا نقص یہ ہے کہ سائنس اس نقطہ نظر سے کہ وہ حقائق کو جس طرح سے بظاہر وہ ہیں ویسا ہی پیش کرتی ہے لیکن ایمانی نقطہ نظر سے سائنس کی حقیقت بدلتی رہتی ہے لہٰذا سائنسی تصور کائنات ناپائدار ہے۔ یہ بھی اس نقطہ نظر سے ہے کہ سائنسی نقطۂ نظر سے کائنات ہر دن بدلتی رہتی ہے کیونکہ سائنس مفروضہ اور تجربہ پر منحصر ہے نہ کہ بدیہی اولی اور عقلی اصولوں پر۔ مفروضہ اور تجربہ کی اہمیت وقتی ہے۔ اسی وجہ سے سائنسی تصور کائنات ایک متزلزل اور ناپائدار تصور کائنات ہے اور یہ ایمان کی بنیاد نہیں بن سکتی ہے۔ ایمان ایک مستحکم اور پائدار بلکہ ایک جاوداں بنیاد کا متقاضی ہوتا ہے۔

۱۱۔ سائنسی تصور کائنات کی اہمیت عملی ہے یا نظری؟

سائنسی تصور کائنات کی حیثیت عملی اور فنی ہے نہ کہ نظری۔ آئیڈیالوجی نظری اقدار پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ عملی نتائج پر۔ سائنس کی نظری حیثیت یہ ہےکہ یہ کائنات جیسی ہے اسےاسی طرح دکھاتی ہے۔ اسکی عملی اور فنی حیثیت یہ ہے کہ سائنس حقیقت کو پیش کرے یا نہ کرے لیکن عملی میدان میں انسان کو قوت دے اور مثمر ثمر ہو۔ آج کی دنیا میں موجود یہ صنعت اور ٹکنک سائنس کی عملی اور فنی حیثیت کو بیان کرتے ہیں۔

۱۲۔ سائنسی اور فلسفی تصور کائنات کا مقدمہ کیا ہے؟

سائنسی اور فلسفی تصور کائنات دونوں مقدمۂ عمل ہیں لیکن دوالگ الگ طریقوں سے۔ سائنسی جہانی بینی اس طرح مقدمۂ عمل ہے کہ وہ انسان کو اس عالم مادہ میں"تبدیلی کرنے" اور "تصرف" کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے اور اسے اس کائنات پر مسلط بناتی ہے تاکہ وہ کائنات کو اپنے لئے استعمال کرے لیکن فلسفی تصور کائنات اس طرح مقدمۂ عمل اور عمل میں موثر ہے کہ وہ انسان کے عمل کی جہت اور زندگی انتخاب کرنے کی راہ معین کرتی ہے۔

۱۳۔ اس کائنات کے مقابلہ میں انسان کے ردعمل پر فلسفی تصور کائنات کس حد تک موثر ہوتی ہے؟

فلسفی تصور کائنات اس کائنات کے مقابلہ میں انسان کے ردعمل پر موثر ہے؛ وہ اس کائنات کے سلسلہ میں انسان کے موقف عملی کو بیان کرتی ہے۔ وجود اور کائنات کے سلسلہ میں اسکے زاویۂ نگاہ کو ایک خاص رخ دے دیتی ہے؛ انسان کو ایک فکر اور نظریہ دیتی ہے یا اس سے اس کے فکر اور نظریہ کو لے لیتی ہے؛ اسکی زندگی کو معنی و مفہوم عطا کرتی ہے یا پھر اسےنامعقول اور لایعنی زندگی کی طرف لے جاتی ہے ۔ اس وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ سائنس انسان کو ایسی تصور کائنات عطا نہیں کرسکتی ہے جو کسی آئیڈئیالوجی کی بنیاد بن سکے لیکن فلسفہ یہ کام کرسکتا ہے۔

۱٤۔ کیا سائنسفی اور فلسفی تصور کائنات دونوں کی حدود ایک ہی ہیں؟

اگر ہم وجود اور کائنات کے سلسلہ میں ہر طرح کے اظہار نظر کو فلسفی تصور کائنات کا نام دیں تو اس سے قطع نظر کہ اس تصور کائنات کا مبدأ کیا ہے، وہ قیاس ، برہان اور استدلال پر مبنی ہے یا غیب سے آنے والی وحی پر ؛ ہمیں مذہبی تصور کائنات کو فلسفی تصور کائنات کی ایک قسم ماننا ہوگا۔

سائنسی تصور کائنات کےبر خلاف مذہبی اور فلسفی تصور کائنات کی حدود ایک ہیں ۔

۱۵۔ کیا اسلامی تصور کائنات کو فلسفی تصور کائنات کا درجہ دیا جاسکتا ہے؟

بعض مذاہب مثلاً اسلام میں مذہبی جہان شناسی نے فلسفی رنگ یعنی استدلالی طرز اپنالیا ہے۔ جن مسائل کو پیش کیا ہے ان میں عقل، استدلال اور برہان کو بنیاد بنایا گیا ہے اس لئے اسلامی تصور کائنات مذہبی ہونے کے ساتھ ساتھ عقلی اور فلسفی تصور کائنات بھی ہے۔

۱٦۔ مذہبی تصور کائنات کا ایک امتیاز بیان فرمائیے۔

فلسفی تصور کائنات کے دو امتیازات بیان کئے گئے: ثبات اور پائداری اور عمومیت و شمولیت۔ مذہبی تصور کائنات میں ان دونوں امتیازات کے علاوہ ایک تیسرا امتیاز یہ ہے کہ اس نے تصور کائنات کے اصولوں کو تقدس عطا کیا ہے۔

یہ وہ امتیاز ہے جس سے سائنسی تصور کائنات اور محض فلسفی تصور کائنات محروم ہیں۔

۱۷۔تصور کائنات کس طرح کسی آئیڈیالوجی کی بنیاد بن سکتا ہے؟

گذشتہ باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی بھی تصور کائنات اس وقت کسی آئیڈیالوجی کی بنیاد بن سکتا ہے جب اس میں استحکام، وسعت فکر، تقدس اور مذہبی اصولوں کی حرمت پائی جاتی ہو۔

۱۸۔ تصور کائنات کے منطقی ہونے کے سلسلہ میں کچھ بیان فرمائیے

کسی تصور کائنات کا منطقی ہونا اس بات کا سبب بنتا ہے کہ عقل اسے قبول کرے اور وہ مبہم اور غیرواضح نکات دور ہوجاتے ہیں جو اس پر عمل میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ کسی مکتب فکر کے تصور کائنات میں نصب العین کا وجود بھی اس انتہائی پرکشش بنادیتا ہے اور اسے حرارت و قوت عطا کردیتا ہے۔

۱۹۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ لوگ اپنے مکتب فکر کے اہداف کی خاطر اپنی جان کی قربانی دیدیں؟

اگر کوئی تصور کائنات اپنے مکتب فکر کے اہداف کو تقدس عطا کردیتا ہے تو لوگ آسانی سے ان اہداف کی راہ میں قربانی دیتے ہیں۔ جب تک کوئی مکتب فکر اپنے اہداف کو

مقدس نہ بنائے اور افراد میں اہداف کے لئے عشق اور قربانی کا جذبہ نہ پیدا کرے اس وقت تک اس مکتب فکر میں نفاذ کی ضمانت نہیں پائی جاتی ہے۔

۲۰۔توحیدی تصور کائنات کا کیا مطلب ہے؟

توحیدی تصور کائنات کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس بات کا ادراک کرلے کہ یہ کائنات حکیمانہ مشیت و ارادہ کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے اور نظام کائنات خیر، نیکی اور مخلوقات کو انکے کمال تک پہنچانے کی بنیاد پر استوار ہے۔ توحیدی تصور کائنات یعنی کائنات کا ایک نقطہ پرکار ہے اور صرف ایک محور ہے۔

۲۱۔ کائنات کس نظام کے تحت چلائی جا رہی ہے؟

کائنات ایک مستحکم اور حتمی نظام کے تحت چلائی جا رہی ہے جس کا نام "خدائی سنت" ہے۔ مخلوقات کے درمیان انسان کو مخصوص عظمیت و حیثیت حاصل ہے اور اسکی کچھ خاص ذمہ داریاں بھی ہیں۔ وہ خود کو اور معاشرے کو بہتر بنانے اور اسکی اصلاح کرنے کا ذمہ دار ہے۔ دنیا انسان کا اسکول ہے جہاں خدا اسے اسکی صحیح نیت ، کوشش اور تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر جزا دیتا ہے۔

۲۲۔ توحیدی تصور کائنات کی پشت پناہی کس چیز سے ہوتی ہے؟

توحیدی تصور کائنات کی پشت پناہی منطق، علم اور استدلال سے ہوتی ہے۔ اس کائنات کے ہر ذرہ میں خدائے حکیم و

علیم کے وجود کی دلیلیں پائی جاتی ہیں اور درخت کا ہر پتہ معرفت پروردگار کی ایک کتاب ہے۔

۲۳۔ کون سی تصور کائنات انسانی زندگی کے پیکر میں روح پھونک دیتی ہے؟

توحیدی تصور کائنات حیات کو معنی و مفہوم اور روح و ہدف عطا کرتی ہے کیونکہ وہ انسان کو کمال کی ایسی راہ پر لے آتی ہے جو کسی جگہ ختم نہیں ہوتی اور ہمیشہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔

توحیدی تصور کائنات میں دلکشی ہے۔ یہ انسان کو نشاط اور تازگی عطا کرتی ہے، بلند اور مقدس اہداف پیش کرتی ہے اور قربانی دینے والے افراد تیار کرتی ہے۔

۲٤۔ کس تصور کائنات کی بنیاد پر انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے؟

توحیدی تصور کائنات وہ واحد تصور کائنات ہے جس میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں افراد کی ذمہ داریاں معنی و مفہوم پیدا کرتی ہیں اسی طرح یہ وہ تنہا تصور کائنات ہے جو انسان کوبے مقصد زندگی کی ہولناک وادیوں میں گرنے سے بچالیتا ہے۔

۲۵۔ کیا اسلامی تصور کائنات توحیدی تصور کائنات ہے؟

اسلامی تصور کائنات توحیدی تصور کائنات ہے۔ اسلام میں توحید کو اسکی بہترین اور خالص شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلام کی نگاہ میں خدا کا کوئی مثل و نظیر نہیں ہے :"لیس

کمثلہ شی" خدا کسی چیز سے مشابہ نہیں ہے اور کسی بھی چیز کی خدا سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔

خدا غنی مطلق ہے سب اس کے محتاج ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے"انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید" خداکو ہر چیز کا علم ہے اور ہر چیز اسکے دائرۂ قدرت میں ہے۔ "انہ بکل شی علیم" "انہ علی کل شی قدیر"۔ وہ ہر جگہ ہے اور کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں ہے۔

۲٦۔ توحیدی تصور کائنات کے نقطۂ نظر سے اس کائنات کی کس طرح حفاظت ہورہی ہے؟

توحیدی اور اسلامی تصور کائنات کے نقطۂ نظر سے کائنات ایک مخلوق ہے اور مشیت الہی کے ذریعہ اس کی حفاظت ہورہی ہے؛ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی خدا کی نظر عنایت اس کائنات سے ہٹ جائے تو یہ نیست و نابود ہوجائیگی۔ اس کائنات کو بلاوجہ اور بے مقصد نہیں خلق کیا گیا ہے۔ انسان اور کائنات کی خلقت کے بہت سے حکیمانہ اہداف ہیں کوئی بھی چیز بیجا اور حکمت و فائدہ کے بغیر خلق نہیں کی گئی ہے۔

۲۷۔ کائنات میں خدائی ارادہ و مشیت کس طرح حکمفرما ہے؟

کائنات میں خدائی ارادہ و مشیت "سنت" یعنی قانون اور اصول کی صورت میں حکمفرما ہے۔ خدائی سنتیں تبدیل نہیں ہوتی ہیں اور جہاں کہیں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں وہ بھی خدائی سنت کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ انسان کے لئے دنیا کا اچھا یا برا ہونا دنیا کے مقابلہ میں خود اسکے طرز عمل اور ردل عمل پر منحصر ہے۔ نیکی اور برائی کا نتیجہ دوسری دنیا

میں انسان کو جزا یا سزا کی صورت میں ملے گا لیکن اس دنیا میں بھی انکے اثرات ہوتے ہیں۔

۲۸۔ کیا قضا و قدر پوری کائنات پر حکمفرما ہے؟

خدائی قضا و قدر پوری کائنات پر حکمفرما ہے اور انسان اسی قضا و قدر کی بنیاد پر آزاد، مختار اور اپنی تقدیر کا خودذمہ دار ہے۔ انسان ذاتی عظمت اور عزت کا مالک ہے اور خلیفۃ اللہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دنیا اور آخرت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

ان دونوں کا رابطہ بیج بونے اور فصل کاٹنے جیسا ہے۔ انسان وہی کاٹتا ہے جو بوتا ہے۔ (دنیا اور آخرت کا رابطہ) بچپن اور ضعیفی کے آپسی تعلق جیسا ہے۔ اسکی ضعیفی کی بنیادبچپن اور جوانی میں پڑچکی ہوتی ہے۔

۲۹۔ مسلمان ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

اسلام ایک حقیقت پسند دین ہے۔ "اسلام" کے معنی تسلیم کے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے کی پہلی شرط حقائق کے سامنے تسلیم ہونا ہے۔ ہرطرح کی ضد، ہٹ دھرمی ، اندھی تقلید، بے جا طرفداری، خودپسندی اور خودغرضی جو حقیقت پسندی کے خلاف ہے ، اسلام کی نگاہ میں ناپسند اور قابل مذمت ہے۔

۳۰۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے وہ انسان کیسا ہے جو حقیقت کی تلاش میں ہو لیکن اس تک نہ پہنچ سکے؟

اگر کوئی انسان حقیقت طلب ہو اور اس راہ میں کوشش کررہا ہو لیکن بالفرض اگر حقیقت تک نہ پہنچے تو وہ اسلام کی نگاہ میں معذور ہے۔ اور اگر کسی میں ہٹ دھرمی اور ضد جیسی صفات پائی جاتی ہوں اور بالفرض وہ حقیقت کو تقلید یا وراثت وغیرہ کی بنیاد پر مان بھی لے تب بھی اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

۳۱۔کیا حقیقت پسندی کا تعلق کسی خاص زمان و مکان سے ہے؟

حقیقی مسلمان حقیقت پسندی کو اپنی عمر کے کسی خاص دورمیں محدود کرتا ہے ، نہ کسی خاص علاقہ میں اور نہ ہی خاص لوگوں میں ۔ کیونکہ اسلام کے عظیم الشان رہنما نے فرمایا ہے: حصول علم کی کوشش ہر مسلمان مرد اور عورت کا فریضہ ہے (مرد ہو یا عورت)۔

۳۲۔ کون چیزیں حقیقت سے دور ہونے کا سبب بنتی ہیں؟

معاملات میں سطحی اور ایک طرفہ توہمات ، ماں باپ کی اندھی تقلید اور موروثی رسم و رواج کے سامنے تسلیم ہوناقابل مذمت ہے کیونکہ یہ اسلام کی روح تسلیم اور حقیقت پسندی کے خلاف اور حقیقت سے انحراف کا باعث ہے۔

۳۳۔کیا انسان پیدائش کے وقت سے ہی حقیقت کی تلاش میں ہوتا ہے؟

انسان ایک حقیقت پسند مخلوق ہے۔ انسانی بچہ اپنی زندگی کے پہلے لمحہ سے ہی جب اپنے ماں کے وجود میں سرچشمۂ حیات کی تلاش میں ہوتا ہے تو ایک حقیقت کے طور پر اسکی جستجو کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ جب بچہ کی جسمانی اور دماغی نشو و نما ہوتی ہے تو وہ اس مرحلہ میں اپنے اور دوسری چیزوں کے درمیان فرق سمجھتا ہے؛ دوسری چیزوں کو اپنے وجود سے جدا اور اس سے باہر کی چیز سمجھتا ہے۔ اگر چہ جو چیز اسکے اور اشیاء کے درمیان واسطہ بنتی ہے وہ کچھ خیالات و تصورات ہوتے ہیں وہ ان کو ایک واسطہ کے طور پر استعمار کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ اشیاء کی حقیقت اسکے ذہن میں موجود خیالات و تصورات سے جداگانہ چیز ہے۔

۳٤۔ کیا انسان محدود ہے؟

بعض مخلوقات کے لئے نسبتاً بڑی جگہ اور طولانی وقت درکار ہوتا ہے اور بعض کے لئے چھوٹی جگہ اور مختصروقت لیکن بہرحال سب زمان و مکان کے ایک حصہ میں محدود ہیں۔

۳۵۔ مخلوقات متغیر ہیں یا ثابت و پائدار؟

اس کائنات کی ساری مخلوقات متغیر اور ناپائدار ہیں۔ اس عالم محسوسات میں کوئی بھی چیز ایک حالت پر نہیں رہتی ہے۔ رشدو نمو اور ترقی و تکامل کی منزلیں طے کرتی رہتی ہے یا پھر تنزل اور انحطاط کا شکار ہوتی ہے۔ ایک مادی

اور محسوس مخلوق عالم حقیقت میں اپنے وجود کے ہردور میں تبدیلی کے مراحل سے گذرتی رہتی ہے۔ یا دوسری اشیاء کے حقائق حاصل کرتی ہے اور انہیں اپنی ذات کا حصہ بناتی ہے یا اپنی ذات کے حقائق دوسروں کو دیتی ہے یا پھر یہ دونوں کام انجام دیتی ہے۔ بہرحال کوئی بھی مادی مخلوق یکنواخت اور یکساں نہیں رہتی ہے۔

یہ خصوصیت اس کائنات کی ساری مخلوقات کی ہے۔

۳٦۔ کیا ساری مخلوقات (کسی سے) وابستہ ہیں؟

ان مخلوقات کی ایک خصوصیت (دوسری موجود سے) وابستگی ہے۔ ہم جس مخلوق کو بھی دیکھتے ہیں اسے "وابستہ" اور "مشروط" پاتے ہیں یعنی اسکا وجود کسی دوسرے وجود یا متعدد اشیاء سے اس طرح وابستہ ہے کہ اگر وہ نہ ہوں تو اسکا بھی وجود نہیں رہے گا۔

۳۷۔ ساری مخلوقات بے نیاز ہیں یا محتاج؟

ساری مخلوقات کے درمیان کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں مل سکتی جو مستقل ہو یعنی دوسروں سے مکمل طور پر بے نیاز ہو اور دوسروں کے ختم ہونے پر اپنا وجود قائم رکھ سکے۔ حاجت اور ضرورت ہر مخلوق کے وجودپر حاوی ہے۔

۳۸۔ قرآن کریم نے خداوند عالم کو کن صفات کے ذریعہ پہچنوایا ہے؟

قرآن کریم"قیوم" ، "غنی" اور "صمد" جیسی صفات کے ذریعہ خدا کا تذکرہ کرتا ہے اور اس طرح یاددہانی کراتا ہے کہ یہ پوری کائنات اپنی بقا میں ایک حقیقت کی محتاج ہے ۔

وہ حقیقت ساری محدود اور مشروط چیزوں کی پناہ گاہ اور محافظ ہے۔

۳۹۔ قرآن کریم نے محسوس موجودات کو کیاکہا ہے؟

قرآن محسوس اور مشاہدہ میں آنے والی چیزوں کو "آیات" (نشانیاں) کا نام دیتا ہے یعنی ہرمخلوق اپنی جگہ پر خدا کےنامحدود وجود، اسکے علم، اسکی قدرت، حیات اور مشیت کی نشانی ہے۔

قرآن کی نگاہ میں یہ پوری کائنات ایک ایسی کتاب کی مانند ہے جسے ایک عالم اور حکیم نے تالیف کیا ہے اور اسکی ہرسطر بلکہ اسکا ہر لفظ اپنے مصنف کے نامحدود علم و حکمت کی علامت ہے۔

۴۰۔ خدا کے صفات کمال کے سلسلہ میں کچھ بیان فرمائیے۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا کی ذات میں ہر صفت کمال پائی جاتی ہے :"لہ الاسماء الحسنی" بہترین اور عظیم ترین اوصاف اسکے لئے ہیں۔ "ولہ المثل الاعلی فی السموات والارض" اس عالم وجود میں ہر اعلی صفت اسکی ہے۔ اسی وجہ سے خدا حی(زندہ) ہے، قادرہے، عالم ہے، صاحب ارادہ ہے، رحیم ہے، ہادی ہے، خالق ہے، حکیم ہے، غفور ہے ،عادل ہے مختصر یہ کہ کوئی ایسی صفت کمال نہیں ہے جو اسکی ذات میں نہ ہو۔

۴۱۔ صفات سلبیہ کی وضاحت فرمائیں

پہلا گروہ خدا کی ذات میں پائی جانے والی صفات کمال کا ہے جنہیں "صفات ثبوتیہ" کہا جاتا ہے اور دوسرا گروہ

جسکا تعلق عیب اور نقص سے ہے اور خدا کی ذات ان سے مبرا ہے انہیں "صفات سلبیہ" کہا جاتا ہے۔

۴۲۔ کیاخداوندمتعال کے لئے کوئی شریک فرض کیا جاسکتا ہے؟

خداوندعالم کا کوئی شریک اور مثل و نظیر نہیں ہے۔ بنیادی طور پر یہ محال ہے کہ کوئی خدا کا مثل و نظیر ہو اور ہم ایک خدا کے بجائے دو یا اس سے زیادہ خداؤں کے قائل ہوں۔ کیونکہ دو، تین یا اس سے زیادہ محدود اور نسبی مخلوقات کی خصوصیات میں سے ہے، نامحدود اور مطلق وجود کے سلسلہ میں تعدد اور کثرت کا کوئی مطلب ہی نہیں ہے۔

۴۳۔ کیا خداوندعالم کا وجود محدود ہوسکتا ہے؟

خداوندعالم نامحدود وجود اور حقیقت مطلق ہے، وہ ہر چیز پر محیط ہے، کوئی بھی زمان و مکان اس سے خالی نہیں ہے اور ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے لہذا محال ہے کہ کوئی اسکا مثل و نظیر ہو بلکہ اسکے لئے یہ فرض بھی نہیں کیا جاسکتا ہے کہ کوئی اسکے جیسا ہو۔

۴۴۔ کیا خداوندعالم کے لطف و کرم کے آثار ساری مخلوقات میں موجود ہیں؟

ہم خداوندعالم کے لطف و کرم اور اسکی حکمت کے آثار کو ساری مخلوقات میں دیکھتے ہیں اور اس پوری کائنات میں ایک ارادہ ، ایک مشیت اورا یک نظام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ خود اس بات کی علامت ہے کہ ہماری کائنات کا محور ایک ہے نہ کہ دو یا متعدد محور۔

٤٥۔خداوندعالم کی شناخت کو کس طرح"عبادت" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے؟

کاملترین صفات کی مالک کاملترین ذات اور ہرعیب و نقص سے منزہ ذات کے عنوان سے خدا کی شناخت اور کائنات کے ساتہ اسکے رابطہ کی شناخت جو خلقت، حفاظت، فیاضیت اور رحمت کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے ، ہمارے اندر ایک ردعمل پیدا کرتا ہے جسے "عبادت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

٤٦۔ عبادت کس طرح خدا سےکس طرح کا رابطہ برقرار کرتی ہے؟

عبادت ایک ایسا رابطہ ہے جو انسان اپنے خداسے برقرار کرتا ہے اورخضوع و خشوع، حمد و تعریف اور شکرجیسے عناصر سے تشکیل پاتا ہے ۔ اس طرح کا رابطہ انسان صرف اپنے خدا کے ساتہ برقرار کرسکتا ہے اور یہ صرف خدا کے سلسلہ میں صادقانہ ہوتا ہے ؛ غیرخدا کے سے سلسلہ میں نہ جائز ہے اور نہ ہی صادقانہ ہے۔

مبدأ وجود اور ہرچیز کے تنہا مالک و پروردگار کے عنوان سے خدا کی شناخت ہم سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم عبادت کے سلسلہ میں کسی کو بھی اسکا شریک نہ بنائیں۔

٤٧۔ عبادت کی کتنی قسمیں ہیں؟

عبادت یا لفظی ہے یا عملی۔ لفظی عبادت سے مراد وہ جملے اور اذکار ہیں جنہیں ہم اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں مثلاً حمد و سورہ کی قرائت یا وہ اذکار جو ہم نماز کے دوران رکوع، سجود اور تشہد میں پڑھتے ہیں اور ذکر لبیک جو حج میں

پڑھتے ہیں۔ عملی عبادت مثلاً نماز میں قیام ، رکوع اور سجود یا حج میں وقوف عرفات و مشعر اور طواف۔

۴۸۔انسان کے اعمال کی کتنی قسمیں ہیں اور کیوں ہمارے بعض اعمال کا کوئی خاص مقصد نہیں ہوتا ہے؟

انسان کے اعمال دو طرح کے ہیں: بعض اعمال کسی خاص مقصد کے بغیر ہوتے ہیں اور کسی دوسری چیز کی علامت کے طور پر انجام نہیں پاتے ہیں بلکہ صرف اپنے فطری اور قدرتی اثر کی خاطر انجام پاتے ہیں مثلاً ایک کسان اس وجہ سے کھیتی سے متعلق بہت سے کام انجام دیتا ہے تاکہ انکا قدرتی اثر حاصل کرے۔

لیکن بعض کام بعض مقاصد کی علامت اور بعض احساسات کے اظہار کی خاطر انجام پاتے ہیں مثلاً ہم کسی بات کی تصدیق کرنے کے لئے اپنا سر ہلاتے ہیں یا انکساری کی خاطر دروازے کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ انسانوں کے زیادہ تر کام پہلی قسم کے ہوتے ہیں ۔ دوسری قسم کے کام بہت کم ہیں۔

۴۹۔ کمال مطلق اور علم و قدرت مطلق کے کیا معنی ہیں؟

خدا کی مخصوص صفات کے ساتھ تعریف و تمجید کرنا یعنی وہ صفات جنکا مفہوم کمال مطلق ہے مثلاً علم مطلق، قدرت مطلق اور ارادۂ مطلق۔ کمال مطلق، علم مطلق اور قدرت و ارادۂ مطلق کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی چیز کی وجہ سے نہ تو محدود اور نہ مشروط جسکا لازمہ خداوندعالم کی بے نیازی ہے۔

۵۰۔انسان سب سے پہلے خداوندعالم کی کس صفت کی شناخت حاصل کرتا ہے؟

توحید ذاتی یعنی ذات حق (ذات خدا) کوواحد اوریکتا جاننا۔ انسان سب سے پہلے خداوندعالم کے سلسلہ میں جو شناخت حاصل کرتا ہے وہ اسکی بے نیازی ہے۔ یعنی وہ ایسی ذات ہے جو کسی بھی طرح کسی موجود کی محتاج نہیں ہے اور قرآنی تعبیر کے مطابق "غنی" ہے۔ ہر چیز اسکی محتاج ہے اور اس سے مدد حاصل کرتی ہے لیکن وہ سب سے غنی ہے(یاایہاالناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید) اور حکما و فلاسفہ کی اصطلاح کے مطابق واجب الوجود ہے۔

۵۱۔ توحید کے واقعی معنی کیا ہیں؟

توحید ذاتی یعنی وہ (ذات خدا)ایک ایسی حقیقت ہے جس میں دوئیت کا تصور ہی نہیں ہے اور کثرت ممکن ہی نہیں ہے؛ کوئی اسکا مثل و نظیر نہیں ہے (لیس کمثلہ شی) اس کے مرتبہ وجود میں کوئی موجود نہیں ہے۔ (ولم یکن لہ کفوا احد)

جب کوئی چیز کسی "نوع" کی فرد شمار کی جاتی ہے مثلاً حسن نوع انسان کی ایک فرد ہے لہذا قدرتی طور دوسرے انسانوں کا وجود بھی فرض کیا جاسکتا ہے ۔ یہ مخلوقات اور ممکنات کی خصوصیات میں سے ہے ؛ خداوندعالم کی ذات ان چیزوں سے پاک و پاکیزہ ہے۔

۵۲۔ خالق کا مخلوق کے ساتہ کس طرح کا رابطہ ہے؟

خداوندعالم کا رابطہ خالق و مخلوق یعنی علت (علت وجود) و معلول کا رابطہ ہےنہ کہ روشنائی کے چراغ سے رابطہ اور انسانی شعور کے انسان سے رابطہ جیسا۔

یہ صحیح ہے کہ خداوندعالم اس کائنات سے جدا نہیں ہے وہ تمام اشیاء کے ساته اور تمام اشیاء اس کے ساته ہیں۔ (هو معکم اینماکنتم) لیکن کائنات سے خدا کے جدا نہ ہونے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ خدا کائنات کے لئے اس طرح جیسے چراغ کے لئے روشنائی اور اعضاء کے لئے شعور۔

۵۳۔ توحید صفاتی کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

توحید صفاتی یعنی اس بات کو درک کرنا کہ خدا کی ذات اور صفات ایک ہی ہیں ان میں عینیت و اتحاد پایا جاتا ہے۔ توحید ذاتی مثل و شریک نہ ہونے کے معنی میں ہے اور توحید صفاتی اس کی ذات میں ہرقسم کی کثرت و ترکیب کا انکار ہے۔

خداوندعالم کی ذات اوصاف جمال و جلال کی مالک ہے اور انکے علاوہ اسکی ذات کے دوسرے پہلو نہیں ہیں۔ صفات کا ذات سے الگ ہونا اور صفات کا ایک دوسرے سے جدا ہونا محدودیت کا لازمہ ہے۔ لامتناہی وجود کے لئے جس طرح کسی شریک کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے اسی طرح اسکی ذات میں کثرت و تنوع ، ترکیب اور ذات و صفات میں جدائی بهی قابل تصور نہیں ہے۔

۵٤۔ معصومین علیہم السلام نے توحید صفاتی کو کس طرح بیان فرمایا ہے؟

توحید ذاتی کی مانند توحید صفاتی بهی اسلامی اصول تعلیمات میں ہے اور انسان کی عالی اور بلند ترین افکار میں سے ہے جو بالخصوص مذہب تشیع میں منعکس ہوئی ہے۔ یہاں پر ہم نہج البلاغہ کے ایک خطبہ کا حصہ پیش کررہے

ہیں جو ہمارے مدعا پر دلیل ہونے کے علاوہ توحید صفاتی کو بھی بیان کررہا ہے۔

الحمدللہ

۵۵۔ توحید افعالی کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔

توحید افعالی یعنی اس بات کا ادراک کہ یہ کائنات اپنے سارے نظاموں، سنتوں، علت و معلول اور اسباب کے ساتھ اسکا فعل ہے اور اسکے ارادہ سے وجود میں آیا ہے۔ مخلوقات جس طرح اپنی ذات میں مستقل نہیں ہیں اور سب اسی پر منحصر ہیں اور وہ قرآن کی تعبیر کے مطابق "قیوم" ہے؛ تآثیر و علیت میں بھی مستقل نہیں ہیں نتیجۃً جس طرح ذات خدا کا کوئی شریک نہیں ہے فاعلیت میں بھی اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہر فاعل اور سبب اپنی حقیقت، اپنا وجود، اپنی تاثیر اور فاعلیت کو خداوندعالم سے لیتا ہے اور اسی پر منحصر ہے۔ سارے ارادے اور ساری قوتیں اسی سے ہیں (ماشاء اللہ لاحول والا قوۃ الا باللہ)۔

۵۶۔ توحید نظری اور عملی میں کیا فرق ہے؟

توحید نظری کمال کا ادراک ہے اور توحید عملی حصول کمال کی راہ میں حرکت کا نام ہے۔ توحید نظری وحدانیت خدا کا علم ہے اور توحید عملی خود انسان کے ایک ہو جانے ہونے کا نام ہے۔ توحید نظری "دیکھنا" ہے اور توحید عملی "قدم بڑھانا " ہے۔

۵۷۔کیا توحید نظری توحید عملی کی بنیاد بن سکتی ہے؟

انسان کی حقیقت وہ روح ہے جس کا جوہر علم و تقدس اور پاکیزگی ہے۔ انسان یہ بات بخوبی سمجھتا ہے کہ توحید

نظری توحید عملی کی بنیاد ہونے کے علاوہ خود بھی ایک معنوی کمال ہے بلکہ سب سے بڑا معنوی کمال ہے۔ یہ انسان کو حقیقت اور خداکی جانب لے جاتی ہے اور اسے کمال عطا کرتی ہے (الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ)۔

۵۸۔ انسان کی انسانیت کس چیز سے وابستہ ہے؟

انسان کی انسانیت خداوندعالم کی معرفت اور شناخت سے وابستہ ہے کیونکہ انسان کی شناخت اس سے جدا نہیں ہے بلکہ اسکے وجود کا سب سے بنیادی اور سب سے اہم حصہ ہے۔ انسان وجود، نظام کائنات اور مبدأ و سرچشمہ وجود کی جتنی زیادہ شناخت حاصل کرے اس میں اتنی ہی زیادہ انسانیت جسکا جوہر علم و معرفت اور شناخت ہے،موجود ہے ۔

۵۹۔ اسلامی نقطۂ نظر سے انسانیت کا مقصد و غایت کیا ہے؟

اسلام بالخصوص شیعی تعلیمات کی رو سے اس بات میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ نہیں ہے کہ خدائی تعلیمات کے عملی اور سماجی اثرات سے قطع نظر خود ان تعلیمات کا سمجھنا انسانیت کا ہدف و مقصد ہے۔

٦۰۔ عبادت کا سب سے واضح مرحلہ کیا ہے؟

عبادت کا سب سے واضح مرحلہ تقدیس (صفات ثبوتیہ کے ذریعہ خدا کی حمد و ثناکرنا)و تنزیہ (صفات سلبیہ سے اسکو مبرا جاننا اور کہنا) ہے۔ جو اگر غیرخدا کے لئے انجام پائے تو اسکا لازمہ موحدین کی فہرست اور اسلام کی حدود سے باہر ہونا ہے۔ لیکن اسلام کی نگاہ میں عبادت صرف اس مرحلہ میں منحصر نہیں ہے کسی بھی طرح کا راستہ انتخاب

کرنا، کسی کو آئیڈئیل بنانا اور اسے معنوی قبلہ قرار دینا بھی عبادت ہے۔

۶۱۔ توحید عملی یا توحید عبادی کے کیا معنی ہیں؟

توحید عملی یا توحید عبادی یعنی صرف خدا وندعالم کی پیروی کرنا اور صرف اسکو قبلۂ روح ، مقصد زندگی اور آئیڈئیل قرار دینا اوراسکے علاوہ دوسرے لوگوں کو لائق اتباع، آئیڈئیل اور مقصد زندگی نہ جاننا۔ یعنی خدا کے لئے جھکنا اور اسکے لئے کھڑے ہوا، خدا کی خاطر قیام کرنا اور اسی کی خاطر خدمت کرنا ، خدا کے لئے جینا اور اسی کے لئے مرنا ۔

۶۲۔ حضرت علی نے حکومت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعداپنے دستورالعمل میں کس کام کو سرفہرست قرار دیا؟

ہم سب جانتے ہیں کہ علی نے حکومت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اپنے دستورالعمل میں دو کاموں کو سرفہرست قرار دیا:ایک وعظ و نصیحت ،لوگوں کی اخلاقی و معنوی اصلاح اور الہی تعلیمات کا بیان جسکا نمونہ نہج البلاغہ ہے اور دوسرا سماجی بھیدبھاؤسے مقابلہ۔

۶۳۔ کیا حضرت علی صرف باطن کی اصلاح کرتے تھے؟

علی نے صرف باطنی اصلاح اور معنوی حریت پر اکتفا نہیں کی جس طرح آپ نے صرف سماجی بیجا امتیازات

سے مقابلہ کو بھی کافی نہیں سمجھا بلکہ ان دونوں میدانوں میں اصلاحی اقدام کئے۔ یہ ہے اسلامی دستورالعمل۔

٦٤۔ کیا بیجا امتیازات اورتنوع کے درمیان فرق ہے؟

بیجا امتیازات اورتنوع کے درمیان فرق ہے۔ جس طرح اس کائنات کے نظام میں تنوع پایا جاتا ہے لیکن بیجا امتیاز کہیں نہیں ہے اور اسی تنوع نے کائنات کو حسن و دلکشی اور ترقی و تکامل عطا کیا ہے۔

٦٥۔ کیا اسلامی معاشرے میں بیجاامتیازات کا کوئی مطلب ہے؟

اسلام کا مدینۂ فاضلہ ایک ایسا سماج ہے جو بیجاامتیازات کا مخالف ہے نہ کہ تنوع کا۔ اسلامی معاشرہ مساوات و برابری اور بھائی چارگی کا معاشرہ ہے لیکن منفی مساوات اور برابری نہیں بلکہ مثبت مساوات۔ منفی مساوات یعنی افراد کے فطری اختلافات کو نظرانداز کرنا اور مساوات کی خاطر انکے حاصل کئے ہوئے امتیازات کو سلب کرنا؛ مثبت مساوات یعنی سب کے لئے مساوی وسائل و اسباب فراہم کرنا، ہرشخص کے اپنے حاصل کئے ہوئے امتیازات کا خود اس سے متعلق ہونا اور خیالی اور ظالمانہ امتیازات سلب کرنا۔

٦٦۔مساوات اور امتیازات کے سلسلہ میں اسلام کا نقطۂ نظر بیان فرمائیے۔

اسلامی معاشرہ فطری معاشرہ ہے نہ کہ بیجا امتیازات اور منفی مساوات کا معاشرہ۔ اسلام کا نظریہ "صلاحیت کے مطابق کام اور کام کے مطابق استحقاق" ہے۔

٦٧۔ بیجا امتیازات والے معاشرے اور فطری معاشرہ میں کیا فرق ہے؟

بیجاامتیازات کا معاشرہ وہ معاشرہ ہے جس میں انسانوں کے تعلقات ایک دوسرے کو غلام بنانے اور استحصال کرنے کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں یعنی جبرا لوگوں کو استعمال کیا جاتا ہے اور بعض لوگوں کی زندگی اور زحمت سے دوسرے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن فطری معاشرہ ایسا معاشرہ ہے جس میں کسی بھی طرح کا استحصال اور کسی فرد کی زندگی اور زحمت سے کسی دوسرے کا فائدہ اٹھانا غلط ہے۔ انسانوں کا آپسی رابطہ "تسخیرباہمی" ہے یعنی سب آزادانہ طور پر اپنی صلاحیت اور اسباب کے مطابق کوشش کرتا ہے اور سب ایک دوسرے کے لئے مسخر اور رام ہیں۔

٦٨۔ مشرکانہ نظام اور توحیدی نظام میں انسان کا سفر حیات کس طرح طے ہوتا ہے؟

مشرکانہ نظام میں انسان میں ہمیشہ کسی جانب کھنچتا جاتا ہے، سمندر کی لہروں پر موجود ایک تنکے جیسا ہے، موجیں ہرلمحہ اسے کسی نہ کسی سمت اپنے ساتھ لے جاتی رہتی ہیں لیکن توحیدی نظام میں انسان ایک ایسی کشتی کی مانند ہے جس میں راہنمائی کی مشینیں نصب ہیں ۔ (اسی طرح انسان بھی توحیدی نظام میں) ایک خیرخواہ راہنما کے زیرنظر منظم سفرحیات طے کررہا ہوتا ہے۔

٦٩۔ کیا شرک کے بھی مدارج ہیں اور توحیدی مدارج سے انکا موازنہ کرنے پر کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟

جس طرح توحید کے مختلف مرتبے اور مدارج ہیں اسی طرح شرک کے بھی مدارج ہیں۔ "تعرف الاشیاء باضدادھا"

اصول کے تحت توحید اور شرک کے مدارج کا موازنہ کرنے پر ہم توحید کو بھی بہتر طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں اور شرک کو بھی۔

۷۰۔شرک ذاتی کے سلسلہ میں اسلام کا نظریہ بیان فرمائیے۔

وجود کے متعدد مبدأ اور سرچشمہ کا عقیدہ شرک ذاتی ہے جو توحید ذاتی کے مقابلہ میں ہے۔ قرآن جہاں پر برہان (برہان تمانع) قائم کرتا ہے اور کہتا ہے:"لوکان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا" تو اسی گروہ کے لئے برھان قائم کرتا ہے۔یہ عقیدہ موحدین کی فہرست اور اسلام کی حدود سے خارج ہونے کا سبب بنتا ہے۔ شرک ذاتی چاہے جس شکل و صورت میں بھی ہو اسلام اسکا مخالف ہے۔

۷۱۔ شرک در صفات کی وضاحت کیجئے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ یہ کن لوگوں سے مخصوص ہے؟

شرک در صفات کا مسئلہ سخت اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے عوام کے درمیان بالکل بھی زیربحث نہیں ہوتا۔ شرک در صفات ان بعض دانشوروں سے مخصوص ہے جو ان مسائل کے سلسلہ میں غور و فکر کرتے ہیں لیکن انکے پاس بھی اتنی علمی صلاحیت اور پختگی نہیں ہے۔ اسلامی متکلمین میں اشاعرہ اس غلطی کا شکار ہوئے ہیں۔ اس قسم کا شرک بھی شرک خفی ہے اور دایرۂ اسلام سے خارج ہونے کا سبب نہیں بنتا ہے۔

۷۲۔ نفس پرستی اور منصب پرستی کے متعلق اسلام کا کیا نظریہ ہے؟

اسلام ہر طرح کی نفس پرستی، منصب پرستی ، دولت پرستی اور شخصیت پرستی کو شرک شمار کرتا ہے۔قرآن کریم حضرت موسی اور فرعون کے واقعہ میں بنی اسرائیل پر فرعون کی ظالمانہ حکمرانی کو "تعبید" (غلام اور بندہ بنانا)کہتا ہے۔

۷۳۔ کیا مخلوق کے وجود کا یقین عقیدۂ توحید کی تکمیل کرتا ہے؟

واضح سی بات ہے کہ مخلوق خدا کا فعل ہے؛ خدا کا فعل خود اسکی ذات کا ایک پہلو ہے اور اسکے مقابلہ میں نہیں ہے۔

خداوندعالم کی مخلوق اسکے جود و کرم کی تجلی ہے۔ مخلوق کے وجود پر یقین و اعتقاد اس اعتبار سے کہ وہ مخلوق ، عقیدۂ توحید کی تکمیل کرتی ہے اسکے مخالف نہیں ہے۔ لہذا توحید اور شرک کے درمیان حد فاصل دوسری چیزوں کا وجود یاعدم-چاہے خود اسکی مخلوق ہو- نہیں ہے ۔

۷٤۔ توحید اور شرک کے درمیان حد فاصل کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ خدا، انسان اور کائنات کے آپسی رابطہ کے سلسلہ میں توحید اور شرک کے درمیان حدفاصل "اس کی جانب سے ہونا"(انا للہ) اور "اسکی جانب جانا"(انا الیہ راجعون) ہے۔

توحید نظری میں توحید اور شرک کے درمیان حدفاصل "اسکی جانب سے ہونا" ہے۔ جب تک ہم کسی حقیقت اور موجود کو اس اعتبار سے مدنظر قرار دیں کہ وہ اپنی ذات، صفات، افعال اور خصلت و شخصیت میں "اسکی جانب سے ہے" تو ہم نے اسے حقیقت کے مطابق اور توحیدی نقطۂ نظر سے پہچانا ہے، چاہے اس چیز کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو اور چاہے وہ آثار مافوق فطرت ہوں یا نہ ہوں۔

۷۵۔ انبیاء و اولیائے الہی کس طرح کے افراد ہیں؟

انبیاء و اولیائے الہی خدا کی راہ ہیں :"انتم السبیل الاعظم والصراط الاقوم"

وہ خدا کی جانب سفر طے کرنے کی علامت اور نشانیاں ہیں:"و اعلاما لعبادہ و مناراً فی بلادہ و ادلاء علی صراطہ"

خدا کی جانب راہنمائی اور ہدایت کرنے والے ہیں:" الدعاۃ الی اللہ والادلاء علی مرضاۃ اللہ"۔

۷۶۔کیا خداشناسی انسان کی شخصیت پر اثرانداز ہوتی ہے؟

خداشناسی خود بخود انسان کی مکمل شخصیت ، روح اور اسکے اعمال و اخلاق پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس اثر کی مقدار کا تعلق درجۂ ایمان سے ہے۔ انسان کا ایمان جتنا زیادہ مستحکم اور مضبوط ہو اسکے کے وجود میں خداشناسی بھی اتنی ہی زیادہ سرایت کرتی ہے اور اسکی شخصیت کو اتنا ہی زیادہ اپنے تسلط میں لیتی ہے۔

۷۷۔کیا خداشناسی کی تاثیر سب لوگوں میں یکساں ہے؟

انسان میں خداشناسی کی تاثیر کے مدارج ہیں اور انسانی کمال اور خداوندعالم سے قربت کے اعتبار سے انسانوں میں فرق کا تعلق بھی انہی مدارج سے ہے۔ ان سب کو مدارج "صدق" و "اخلاص" کہا جاتا ہے یعنی یہ سارے مدارج صدق و اخلاص کے مدارج ہیں۔

۷۸۔ ایک حقیقی عبادت گذار کے لئے عبادت کا کیا مطلب ہے؟

ایک حقیقی عبادت گذار کے لئے عبادت "عہد و پیمان" ہے اور میدان زندگی اس عہد کی وفا ہے۔

اس عہد کی دو اصلی شرطیں ہیں: ایک غیر خدا کی حکومت و اطاعت سے نجات ۔ یہ غیرخدا چاہے خواہشات نفسانی ہوں یا دوسری چیزیں اور افراد۔ دوسری خدا جو کچھ حکم دیتا ہے ، جس چیز سے راضی ہے اور جس چیز کو پسند کرتا ہے اس کے سامنے سراپاتسلیم بنے رہنا۔

۷۹۔ کون سی عبادت انسان کی روح کی تربیت کرتی ہے؟

عبادت گذار کے لئے حقیقی عبادت اسکی روحانی اور معنوی تربیت کی بنیاد اور سب سے بڑا عامل ہے۔ عبادت عابد کے لئے درس، ہے ، پاکیزگی و پرہیزگاری ، حریت، قربانی، خدا سے محبت، خلق خدا سے محبت، حکم خدا سے محبت، صاحبان حق کے ساتھ الفت و تعلق، احسان اور خدمت خلق وغیرہ کا درس ہے۔

۸۰۔اسلام کی نگاہ میں خدائی راہ کہاں سے ہوکر گذرتی ہے؟

اسلام کی نگاہ میں راستہ صرف خدائی راستہ ہے اور بس اور مقصد خدا ہے نہ کہ کوئی دوسری چیز لیکن خدائی راہ خلق خدا کے درمیان سے ہوکر گذرتی ہے۔ اپنے لئے کوئی کام انجام دینا نفس پرستی ہے، مخلوقات کے لئے کام انجام دینا بت پرستی ہے، خدا اور مخلوقات دونوں کے لئے کام انجام دینا شرک ہے ، اپنا کام اور خلق خداکا کام خدا کے لئے انجام دینا توحید اور خداپرستی ہے۔

۸۱۔کوئی بھی کام خدا کے نام سے شروع کرنے کی کیا وجہ ہے؟

اسلام کی توحیدی روش زندگی میں سارے کام خدا کے نام سے شروع ہونے چاہئیں۔ مخلوقات کے نام سے کام شروع کرنا بت پرستی ہے اور خدا اور مخلوقات دونوں کے نام سے شروع کرنا بت پرستی ۔ صرف خدا کےنام سے شروع کرنا توحید ہے۔

۸۲۔ عرفا ماسوی کو کیا کہتے ہیں؟

عرفا ماسوی کو "فیض مقدس" کہتے ہیں اور تشبیہ کے قالب میں کہتے ہیں کہ فیض مقدس مخروطی شکل کا ہے جو "سر" یعنی ذات خدا سے تعلق کی حیثیت سے بسیط محض ہے اور قاعدہ کی رو سے ممتد و منبسط۔

۸۳۔توحیدی تصور کائنات کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔

اسلامی اور توحیدی تصور کائنات ، کائنات کو غیب وظہور کا مجموعہ جانتی ہے یعنی کائنات کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے: عالم غیب اور عالم ظہور۔ قرآن کریم میں متعدد

بار غیب و ظہور بالخصوص غیب کا تذکرہ آیا ہے۔ غیب پر ایمان اسلامی ایمان کا رکن ہے۔

٨٤۔ غیب کا کیا مطلب ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

غیب یعنی پوشیدہ ہونا۔ غیب دو طرح کا ہے: نسبی اور مطلق۔ نسبی غیب یعنی کوئی چیز کسی شخص سے دور ہونے یا کسی دوسری علت کی وجہ سے پوشیدہ ہے مثلاً جو شخص تہران میں ہے، اس کے لئے تہران ظہور کے مرحلہ میں ہے اور اصفہان غیب کے لیکن جو اصفہان میں ہے اس کے لئے اصفہان ظہور ہے اور تہران غیب ہے۔

٨٥۔ خدائی حکمت کا کیا مطلب ہے؟

خدائی حکمت کا مطلب یہ ہے کہ نظام کائنات، حکیمانہ نظام ہے یعنی کائنات میں نہ صرف علم و شعور اور ارادہ و مشیت کارفرما ہے بلکہ موجودہ نظام بہترین نظام ہے اور اس سے بہتر حالت اور نظام ناممکن اور محال ہے۔ موجودہ کائنات سب سے کامل کائنات ہے۔

٨٦۔حکمت خداوندعالم کا تقاضا کیا ہے؟

خداوندعالم کی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نقص کی جگہ کمال، شر کی جگہ خیر، بدصورتی کی جگہ حسن، غیرمفید اور بے مقصد(مخلوقات) کے بجائے مفید (مخلوقات) ہوں ۔ ناقص الخلقت افراد، آفتیں اور مصیبتیں، بدصورت چیزیں، انسان اور حیوان کے بدن میں زائد اعضاء خلاف حکمت کو ثابت کرتے ہیں۔

نظام کائنات کے عادلانہ ہونے مطلب یہ ہے کہ اس میں ظلم ، بھیدبھاؤ، آفتیں اور مشکلات نہ ہوں بلکہ اس میں فنا اور عدم

نہ ہو، کیونکہ کسی مخلوق کو زیور وجود سے آراستہ کرنا، اسے لذت وجود سے آشنا کرنا اور پھر اسے وادی عدم میں بھیج دینا ظلم ہے۔

۸۷۔ نظام کائنات کے عادلانہ ہونے کے سلسلہ میں آپ اپنا نظریہ بیان فرمائیے۔

نظام کائنات کے عادلانہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نظام میں موجود مخلوقات میں جہالت، عجز و کمزوری اور حاجتمندی نہ پائی جائے؛ کیونکہ جیسے ہی کسی مخلوق کو لباس وجود سے آراستہ کیا گیا شرائط و کمالات وجود سے اسے محروم کرنا ظلم ہے۔ اگر موجودہ نظام عادلانہ ہے تو یہ بیجا امتیازات کیوں ہیں؟ کیوں کوئی گورا ہے اور کوئی کالا؟ ایک بدصورت ہے اور دوسرا خوبصورت؟

۸۸۔کیوں خداوندعالم واجب الوجود علی الاطلاق ہے؟

خداوندعالم چونکہ واجب الوجود علی الاطلاق ہے اور اسکی ذات کسی بھی کمال و فعلیت سے عاری نہیں ہے، وہ کوئی بھی کام کسی ہدف و کمال تک پہنچنے اور اپنی ذات میں موجود کسی نقص کی تلافی کے لئے نہیں انجام دیتا ہے۔ اسکا کام نقص سے کمال کی جانب حرکت کے معنی میں نہیں ہے۔ لہذا اسکے بارے میں حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے کاموں میں اپنے لئے بہترین اہداف اور یہ اہداف حاصل کرنے کے لئے بہترین ذرائع استعمال کرتا ہے۔

۸۹۔حکمت خدا کی کیا ذمہ داری ہے اور کیا یہ انسان کو کمال تک پہنچانے کا سبب بنتی ہے؟

حکمت خدا کا مطلب یہ ہے کہ مخلوقات کو انکے وجودی کمالات و اہداف تک پہنچانا اسکاذمہ داری ہے۔ اسکا کام

ایجاد کرنا ہے جو خود (عدم سے) کمال وجود تک پہنچانے کا نام ہےـیا (اسکی دوسری ذمہ داری)مخلوقات کو انکے کمالات کی جانب ہدایت کرنا ہے جو ایک دوسری طرح کا جود و کرم ہے۔

۹۰ـکیسا خدائی فیض پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے؟

خدائی فیض یعنی فیض وجود جو پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ، اسکا ایک خاص نظام ہے۔ مخلوقات کے درمیان ایک طرح کا تقدم و تأخر ، علیت و معلولیت اور سبب و مسببیت حکمفرما ہے جسمیں کسی طرح کی خلاف ورزی نہیں ہے یعنی کوئی بھی مخلوق اپنے درجہ اور اپنی منزلت سے تجاوز نہیں کرتی ہے اور نہ ہی دوسری مخلوق کا درجہ غصب کرسکتی ہے۔

۹۱ـخداوندعالم کو " واجب من جمیع الجہات" (ہراعتبار سے واجب الوجود) کیوں کہا جاتا ہے؟

خداوندعالم جس طرح سے واجب بالذات ہے اسی طرح واجب من جمیع الجہات ہے لہذا محال ہے کہ کسی مخلوق میں صلاحیت وجود ہو لیکن اسکی جانب سے وجود عطا نہ کیا جائے۔

۹۲ـشر اور برائیاں کس جنس سے ہیں؟

شر اور برائیاں یا جنس عدم سے ہیں مثلاً جہالت، عجز اور حاجتمندی یا جنس وجود سے ہیں لیکن چونکہ وہ سرچشمۂ

عدم بن جاتی ہیں اس لئے ان میں شر کا پہلو پیدا ہوجاتا ہے مثلاً زلزلہ، جراثیم، سیلاب اور طوفان وغیرہ۔

وہ وجود جو سرچشمۂ عدم بن جاتے ہیں انکا شر دوسری اشیاء کی بہ نسبت ہوتا ہے نہ کہ خود انکے اپنے وجود کے اعتبار سے؛ یعنی ہر وہ چیز جو شر ہے اپنے لئے شر نہیں ہے بلکہ دوسروں کے لئے شر ہے۔

۹۳۔ کیا عدم مقدمہ وجود بن سکتا ہے؟

کوئی بھی شر، خالص شر نہیں ہے؛ عدم اپنی حیثیت کے مطابق وجود ، خیر اور کمالات کا مقدمہ ہے؛ شرارتقاء کا مقدمہ اور زینہ ہیں۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ہرشر میں خیر اور ہر عدم میں وجود پوشیدہ ہے۔

۹٤۔ عالم وجود میں کون سا نظام حکمفرما ہے؟

چونکہ عالم وجود علت و معلول کے نظام کے تحت چل رہا ہے اور وہ نظام کلی ہے (لہذا) اصول و قوانین اور سنتوں کی بنیاد پر چل رہا ہے۔

قرآن کریم واضح طور پر اس نکتہ کی تائید کرتا ہے۔

۹۵۔عدل الہی کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے

عدل الہی یعنی یہ ایمان کہ خداوندعالم عالم تخلیق اور عالم تشریع دونوں میں عدل و انصاف کی بنیاد پر عمل کرتا ہے اور ظلم نہیں کرتا ہے۔ مذہب شیعہ میں عدل کے اصول دین میں شامل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان کچھ ایسے لوگ پیدا ہوگئے تھے جنہوں نے انسان کے اختیار

اوراور اسکی آزادی کا انکار کردیا۔ انہوں نے قضا و قدر کے متعلق ایسا عقیدہ اپنایا جو انسان کی آزادی کے بالکل مخالف تھا۔

۹۶۔عدل خدائی اصول ہے یا انسانی؟

اگر چہ عدل ایک خدائی اصول ہے یعنی خدا کی ایک صفت سے متعلق ہے لیکن ایک انسانی اصول بھی ہے کیونکہ انسان کے اختیار اور اسکی آزادی سے متعلق ہے۔

لہذا مذہب شیعہ اور معتزلہ میں عقیدۂ عدل کے معنی ہیں انسان کی آزادی، ذمہ داری اور اسکی تعمیر کا یقین۔

۹۷۔عقیدۂ وحی و نبوت کس بصیرت اور نقطۂ نظر کا نتیجہ ہے؟

عقیدۂ وحی و نبوت کائنات کی تفسیر اور انسان کے متعلق ایک قسم کی بصیرت اور نقطۂ نظر سے وجود میں آتا ہے یعنی پوری کائنات میں عمومی اور عالمگیر ہدایت۔ عالمگیر ہدایت توحیدی اور اسلامی تصور کائنات کا لازمہ ہے لہذا نبوت اس تصور کائنات کا لازمہ ہے۔ خداوندعالم چونکہ واجب الوجود بالذات ہے اور واجب الوجود بالذات ہر اعتبار سے واجب الوجود ہے لہذا وہ فیاض علی الاطلاق ہے اور ہر مخلوق کی صلاحیت اور امکان کے مطابق اس پر نظرعنایت کرتا ہے اور اسے اسکے کمال کی جانب راہنمائی کرتا ہے۔

۹۸۔کیا کائنات میں ساری مخلوقات ثابت (ایک حالت میں) ہیں؟

اس کائنات میں کوئی بھی مخلوق ثابت نہیں ہےبلکہ ہمیشہ اپنی جگہ تبدیل کرتی رہتی ہے اور اپنے مقصد حیات کی جانب رواں دواں رہتی ہے۔

۹۹۔وحی کا بلندترین مرتبہ کون سا ہے؟

وحی کا بلندترین مرتبہ وہی ہے جو پیغمبروں سے مخصوص ہے۔ یہ وحی بنی نوع انسانی کو درپیش خدائی ہدایت کی ضرورت کی بنیاد پر ہے جو ایک جانب سے انسان کو محسوسات و مادیات سے ماورا افق کا راستہ دکھاتی ہے جس سے خواہ ناخواہ انسان کو گذرنا ہوگا اور دوسری جانب سےاجتماعی زندگی میں انسان کے لئے خدائی ضمانت کے حامل قوانین کی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہے۔

۱۰۰۔پیغمبر کس طرح کے افراد ہیں اور پیکر انسانی میں انکا کیا مقام ہے؟

پیغمبر اس ذریعہ کی مانند ہیں جو پیکر انسانی میں ہونے کے باوجود سرچشمہ وحی سے جڑا ہوا ہے۔ پیغمبر وہ منتخب افراد ہیں جن میں غیب سے یہ علم و آگاہی حاصل کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس صلاحیت کو صرف خدا جانتا ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

"اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ"

خداوندعالم بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس جگہ قرار دیں۔

۱۰۱۔وحی کی حامل شخصیت پر وحی الہی کا کیا اثر ہوتا ہے؟

وحی کی حامل شخصیت یعنی پیغمبر پر وحی الہی بہت عظیم اثرات ڈالتی ہے۔ اسے حقیقت میں"مبعوث" کرتی ہے یعنی اسکی توانائیوں اور صلاحیتوں کو ابھار دیتی ہے اور اس میں ایک عظیم و عمیق انقلاب برپا کردیتی ہے۔ یہ انقلاب انسانیت کی خیر و صلاح کی خاطر ہوتا ہے، حقیقت پسندانہ عمل کرتا ہے اور اسکی شخصیت کو بے نظیر قاطعیت عطا کردیتا ہے۔

۱۰۲۔پیغمبروں میں موجود غیرمعمولی قوت کس چیز کی علامت ہے؟

خدا کی جانب سے مبعوث ہونے والے ہر پیغمبر میں ایک غیرمعمولی قوت ہوتی ہے اور وہ اس قوت کے ذریعہ کچھ ایسے کام انجام دیتا ہے جسے عام انسان نہیں انجام دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسے یہ غیرمعمولی طاقت خدا نے عطا کی ہے اور اس کا پیغام سچا اور اسکی باتیں آسمانی ہیں۔

۱۰۳۔قرآن کریم پیغمبروں کے غیرمعمولی کاموں کو کس نام سے یاد کرتا ہے؟

خدا کی اجازت سے پیغمبروں کے انجام دئیے ہوئے کاموں کو قرآن کریم "آیت" یعنی نبوت کی نشانی اور علامت کا نام دیتا ہے اور چونکہ یہ نشانیاں اپنا مثل لانے میں دوسروں کی

عاجزی واضح کردیتی ہیں اس لئے اسلامی متکلمین اسے "معجزہ" کہتے ہیں۔

۱۰۴۔عصمت کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔

پیغمبروں کی خصوصیات میں ایک چیز "عصمت" ہے۔ عصمت یعنی گناہ اور غلطی سے تحفظ یعنی پیغمبر نہ تو اپنی خواہشات نفسانی سے متأثر ہوتے ہیں، نہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنے کام میں غلطی کا شکار ہوتے ہیں۔ گناہ اور غلطی سے تحفظ انہیں بہت زیادہ خوداعتمادی عطا کردیتا ہے۔

۱۰۵۔کیا انسان اپنے مفادات کی خاطر اپنے کاموں کا انتخاب کرتا ہے؟

انسان ایک صاحب اختیار مخلوق ہے اور اپنے کاموں کو مفادات اور نقصانات کی تشخیص دے کر انتخاب کرتا ہے؛ اس لئے کاموں کے انتخاب میں "تشخیص" کا بہت اہم رول ہے۔ یہ محال ہے کہ انسان کوئی ایسی چیز اختیار کرلے جسمیں اسکی تشخیص کے مطابق کسی بھی طرح کا فائدہ نہیں ہے اور دوسری جانب سے نقصان بھی ہے۔ مثلاً اپنی زندگی سے محبت کرنے والا کوئی بھی عقلمند انسان دانستہ طور پر خود کو پہاڑ کی بلندی سے نہیں گرائے گا اور سم قاتل نہیں کھائے گا۔

۱۰۶۔ایمان اور گناہ کے آپسی تعلق کے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔

لوگ ایمان اور اثرات گناہ پر توجہ کے اعتبار سے مختلف ہیں؛ انکا ایمان جتنا زیادہ مستحکم اور اثرات گناہ پر انکی جتنی زیادہ توجہ ہوگی گناہ سے پرہیز بھی اتنا ہی زیادہ اور

اسکی انجام دہی اتنی ہی کم ہوگی۔ اگر ایمان "شہود" کی منزل تک پہنچ جائے یہاں تک کہ انسان گناہ انجام دیتے وقت اپنے آپ کو اس شخص کی مانند دیکھے جو پہاڑ سے نیچے گررہا ہو یا زہر ہلاہل کھارہا ہو تو ایسی صورت میں گناہ اختیار کرنے کا احتمال بالکل صفر ہوجاتا ہے یعنی وہ ہرگز گناہ کی طرف قدم نہیں بڑھاتا ہے۔ اس حالت کو "گناہ سے عصمت" کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۰۷۔گناہ سے پرہیز کی بنیاد کیا ہے؟ کیا تقوی انسان کو گناہ سے دور کرنے کا سبب بن سکتا ہے؟

گناہ سے پرہیز کمال اور شدت تقوی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ انسان گناہوں سے پرہیز میں "عصمت" کے درجہ تک پہنچ جائے، کوئی بیرونی طاقت اسے جبراً گناہ سے روک لے یا معصوم انسان میں اپنی فطرت اور جسم کی ساخت کے اعتبار سے گناہ کرنے کی طاقت ہی نہ ہو۔

۱۰۸۔اگر کسی شخص میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہ پائی جاتی ہو تو کیا اسکا گناہ نہ کرنا اسکے لئے کمال شمار کیا جائیگا؟

اگر انسان گناہ کرنے پر قادر نہ ہو یا کوئی دوسری طاقت ہمیشہ اسے گناہ سے دور رکھے تو اسکا گناہ نہ کرنا اسکے لئے کمال نہیں شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ ایسے انسان کی مانند جو زندان میں قیدہو اور جرم کرنے پر قادر نہیں ہے۔

ایسے آدمی کے جرم نہ کرنے کا سبب اسکی پاکیزگئی کردار کو قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

۱۰۹۔کس طرح کے افراد نابغہ شمار کئے جاتے ہیں؟

نابغہ وہ افراد ہیں جو غیرمعمولی عقل و فکر کےمالک ہیں؛ یعنی اپنے حواس (خمسہ) کے ذریعہ اشیاء کا ادراک کرتے ہیں اسکے بعد اپنی غیرمعمولی عقل کے ذریعہ ان اشیاء پر کام کرتے ہیں، نتیجہ تک پہنچتے ہیں اور کبھی کبھی غلطی بھی کرجاتے ہیں۔

۱۱۰۔پیغمبروں کو نابغہ افراد میں کیوں نہیں شمار کیا جاسکتا؟

پیغمبر اپنی غیرمعمولی عقل و فکر کے مالک ہونے کے علاوہ وحی جیسی ایک دوسری قوت کے مالک ہیں اور نابغہ افراد اس سے محروم ہیں۔ اسی وجہ سے پیغمبروں کا نابغہ افراد سے ذرہ برابر بھی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مقابلہ وموازنہ اسی صورت میں صحیح ہے جب دونوں کا کام ایک ہی قسم کا ہو لیکن دونوں کا کام الگ الگ قسم کا ہے اس لئے موازنہ غلط ہے۔